ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:10مارچ،1995

لارنسن اور ٹوبرو انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ودیگر کے نام سے ایک پولیٹیکنک۔

بنام

آل انڈیا کونسل فار ٹکنیکل ایجوکیشن ودیگراں

[بی پی جیون ریڈی اور سوہاس سی سین، جسٹس صاحبان]

تعلیم:

پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ جو پبلک لمیٹڈ کمپنی کے ذریعے خصوصی طور پر اپنے ملازمین کے بچوں کے لیے چلایا جاتا ہے-کوئی فیس نہیں لی گئی- قابلیت کی بنیاد پر داخلہ -ریزرویشن پالیسی پر عمل کیا گیا-انٹی کرشنن کے مطابق تیار کردہ اسکیم میں شامل نہیں-شرائط کے تابع کام کرنے کی اجازت دی گئی کیونکہ اس نے انٹی کرشنن کے بنیادی مدعاو مقصد کو پورا کیا- آئین ہند- آرٹیکل32۔

لارسن اینڈ ٹوبرو لمیٹڈ، ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی، نے ایک پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جسے ان کے ذریعے تشکیل کردہ ٹرسٹ کے ذریعے چلایا جائے گا۔چونکہ کمپنی کی طرف سے مذکورہ ٹرسٹ میں ادا کی گئی رقم کو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کمپنی تخمینہ کاری میں کٹوتی کے طور پر اجازت نہیں دی جا رہی تھی، اس لیے ٹرسٹ کو ختم کر دیا گیا۔انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ صرف لارسن اینڈ ٹوبرو گروپ کے ان ملازمین کے بچوں کے لیے کھلا تھا جن کی کم از کم پانچ سال سے ملازمت میں تصدیق ہو چکی تھی۔داخلہ خالصتاً قابلیت کی بنیاد پر کیا جاتا تھا اور کوئی فیس نہیں لی جاتی تھی۔ریزرویشن سے متعلق حکومتی قوانین پر عمل کیا گیا۔ادارہ شروع کرنے کی اجازت دیتے وقت حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کچھ شرائط پر ادارے نے عمل کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

انی کرشنن میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد، جے پی بنام ریاست آندھرا پردیش، [1993]1 ایس سی سی 645۔ ضابطے آل انڈیا فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (A.I.C.T.E) کے ذریعے بنائے گئے تھے جو انی کرشنن میں موجود اسکیم اور ہدایات کے مطابق اور ان کو آگے بڑھانے کے لیے تھے۔ انی کرشنن میں بنائی گئی اسکیم کے پیچھے خیال تکنیکی تعلیم فراہم کرنے والے کالجوں سمیت پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلے میں مالی و دیگر بے ضابطگیوں کو ختم کرنا اور ایسے کالجوں میں داخلوں منضبط کرنا کرنا تھا۔

درخواست گزار ادارہ آل انڈیا فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کی تیار کردہ اسکیم میں خود کو فٹ نہیں کر سکا اور اس لیے اس نے حکومت کو چھوٹ کے لیے درخواست دی جسے منظور نہیں کیا گیا۔ اس لیے یہ رٹ پٹیشن۔

رٹ پٹیشن کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. اپیل کنندہ کا مقصد طلباء کو کمپنی کی ضروریات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تربیت دینا اور بالآخر انہیں کمپنی کی خدمت میں اس حد تک شامل کرنا ہے جہاں تک ممکن ہو۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ جس مقصد کے لیے یہ ادارہ شروع کیا گیا ہے اور چلایا گیا ہے وہ کسی بھی طرح سے انی کرشنن میں بیان کردہ اسکیم اور A.I.C.T.E کے ذریعے بنائے گئے ضوابط کے ذریعے حاصل کیے جانے والے بنیادی مدعا و مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

2. اس لیے فوری صورت میں، انسٹی ٹیوٹ کو اس وقت کے طور پر کام کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے، یعنی حکومت مہاراشٹر کی طرف سے لگائی گئی کئی شرائط کے تابع۔ (1) کسی بھی طالب علم سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی؛ (2) طلباء کے والدین کو کم از کم پانچ سال تک کمپنی کی ملازمت میں رہنا چاہیے؛ (4) ریزرویشن سے متعلق حکومتی قوانین پر عمل کیا جاتا ہے اور (5) صرف جہاں پسماندہ طبقے کے زمرے میں کوئی امیدوار دستیاب نہیں ہیں، وہ نشستیں کھلے زمرے کے امیدواروں کے ذریعے پر کی جائیں گی۔ دیگر تمام معاملات میں، آل انڈیا فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعے بنائے گئے ضابطے حکومت مہاراشٹر کے محکمہ تعلیم و روزگار (بشمول ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن، بمبئی کے دفتر) کے ذریعے بنائے گئے متعلقہ قواعد و ضوابط، اگر کوئی ہوں، پر بھی لاگو ہوں گے۔ مہاراشٹر حکومت اور آل بھارت فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ معائنہ کرے،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریکارڈ اور معلومات طلب کرے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے دیگر تمام اقدامات کرے کہ ادارہ مذکورہ بالا شرائط پر عمل پیرا ہے۔

3. یہ شرط کہ ادارہ ایک عوامی / خیراتی ٹرسٹ کے ذریعے چلایا جاتا ہے جیسا کہ انی کرشنن میں اسکیم کی شقوں میں سے ایک کے ذریعہ ضروری ہے، صرف اس ادارہ کے معاملے میں درج ذیل مزید شرائط کے تابع کیا گیا تھا، یعنی۔ (1) کمپنی، اگر پہلے سے نہیں کھولی گئی ہے، درخواست گزار ادارے سے متعلق ایک علیحدہ کھاتہ کھولے گی، (2) ادارے پر ہونے والے تمام اخراجات اور مذکورہ ادارے کی طرف سے دیگر رسیدیں اس میں درج کی جائیں گی اور ساتھ ہی مذکورہ رقوم کی درخواست کی تفصیلات بھی درج کی جائیں گی۔

انی کرشنن جے پی بنام ریاست آندھرا پردیش، [1993] 1 ایس سی سی 645، پر انحصار کیا۔

اصل دیوانی دائرہ اختیار: 1994 کی رٹ درخواست (سی) نمبر 738۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزاروں کے لئے کے کے وینو گوپال، کے وی وشوناتھن، وکرم بی ترویدی اور بھرت سنگل۔

جواب دہندہ کی طرف سے جے پی ورگیس اور ایس پی شرما۔

ریاست کے لیے جسٹس راما مورتی، ایس ایم جادھو اور بھسمے۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

بی۔ پی۔ جیون ریڈی، جسٹس- لارسن اینڈ ٹوبرو لمیٹڈ، ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی، اس ملک میں انجینئرنگ کا ایک سرکردہ ادارہ ہے۔ اسے اپنے مختلف منصوبوں کے لیے درکار ایک بڑی افرادی قوت ملی ہے۔ سال 1983 میں اس نے لارسن اینڈ ٹوبرو انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی قائم کیا۔ انسٹی ٹیوٹ کے قیام اور اسے چلانے کے لئے 'لارسن اینڈ ٹوبرو اسٹاف اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ' کے نام سے ایک ٹرسٹ تشکیل دیا گیا۔ کچھ قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے، یہ کہا جاتا ہے، انسٹی ٹیوٹ براہ راست کمپنی کے ذریعہ چلایا جا رہا ہے، ٹرسٹ کو ختم کر رہا ہے۔ یہ ادارہ چار سالہ ڈپلومہ کورس میں مکینیکل انجینئرنگ میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈپلومہ میں ساٹھ سیٹیں اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں ڈپلومہ میں ساٹھ سیٹیں پڑھاتا ہے۔اس رٹ پٹیشن میں دائر تفصیلِ نصاب کی نقل کے مطابق داخلہ صرف لارسن اینڈ ٹوبرو گروپ آف کمپنیز کے ملازمین کے بچوں کے لیے کھلا ہے۔مزید یہ ضروری ہے کہ ملازم کو داخلے کے سال کی پہلی جولائی کو تصدیق شدہ ملازم کے طور پر کم از کم پانچ سال کی خدمت کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے بچے کو اہلیت کا دعوی کرنے کے قابل بنائے۔داخلہ خالصتاً مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ امتحان یا اس کے مساوی امتحان میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر طے شدہ قابلیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔عام امیدواروں کے معاملے میں کم از کم نمبر پچاس فیصد اور پسماندہ طبقے کے طلباء کے معاملے میں پینتالیس فیصد ہوتے ہیں۔چونتیس فیصد نشستیں پسماندہ طبقات کے حق میں مخصوص بتائی جاتی ہیں۔درخواست گزاروں کے وکیل سری کے کے وینوگوپال نے ہمارے سامنے مزید کہا ہے کہ مذکورہ ادارے میں داخلے اور/یا تعلیم کے لیے طلباء یا ان کے والدین سے کوئی فیس نہیں لی جاتی یا وصول نہیں کی جاتی ہے۔یہ کہا گیا ہے کہ درحقیقت، حکومت مہاراشٹر نے سال 1983 میں اس انسٹی ٹیوٹ کو شروع کرنے کی اجازت اس مخصوص شرائط کے ساتھ دی تھی کہ (1) مذکورہ ادارے کے کسی بھی طالب علم سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی؛ (2) طلباء کے والدین بھارتیہ شہری ہونے چاہئیں؛ (3) والد/والدہ کم از کم پانچ سال تک کمپنی کی خدمت میں ہونے چاہئیں؛ (4) پسماندہ طبقات کے لیے چونتیس فیصد نشستوں کے ریزرویشن سے متعلق حکومتی قوانین کی پیروی کی جاتی ہے اور (5) صرف اس صورت میں جہاں پسماندہ طبقے کے زمرے میں کوئی امیدوار دستیاب نہ ہوں، کہ وہ نشستیں کھلے زمرے کے امیدواروں کے ذریعے پر کی جائیں گی۔۔یہ کہا گیا ہے کہ انسٹی ٹیوٹ ان شرائط پر مبہم اور وفاداری کے ساتھ عمل کر رہا ہے۔

4 فروری 1993 کو، اس عدالت نے انی کرشنن، جے پی بنام ریاست آندھرا پردیش، [1993] 1 ایس سی سی 645 میں فیصلہ سنایا جس میں پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلے کے لیے ایک اسکیم تیار کی گئی تھی، جس کے اظہار میں تکنیکی تعلیم فراہم کرنے والے کالج شامل ہیں۔اس اسکیم کے پیچھے خیال ان مالیاتی و دیگر بے ضابطگیوں کو ختم کرنا تھا جو ان اداروں میں بے تحاشہ ہو گئی تھیں، اور ان میں سے بیشتر اداروں کو تدریسی دکانوں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔خیال یہ تھا کہ ان کالجوں میں داخلے منضبط کرنا کیا جائے۔پچاس فیصد نشستیں خالصتاً قابلیت کی بنیاد پر پر کی جاتی ہیں (جو صرف برائے نام فیس ادا کریں گی) و دیگر پچاس فیصد کو 'نشستِ ادائیگی' کے طور پر مانا جا رہا ہے، جس میں داخلہ بھی قابلیت کی بنیاد پر ہونا تھا۔کئی افراد کی طرف سے نظر ثانی کی درخواستیں دائر کیے جانے پر، ان پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

صرف غیر مقیم ہندوستانیوں کے لیے ایک مخصوص فیصد نشستیں فراہم کرنے کی محدود حد تک غور کیا گیا۔ یہ ہدایت کی گئی کہ پانچ فیصد نشستیں غیر مقیم بھارتیہ طلباء کے لیے مخصوص کی جائیں گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزار اس میں نظر ثانی درخواست گزاروں میں سے ایک تھا حالانکہ وہ 4 فروری 1993 کو نمٹائی گئی رٹ درخواستوں کے بیچ میں رٹ درخواست گزاروں میں سے ایک نہیں تھا۔

انی کرشنن کے فیصلے کے مطابق، آل انڈیا فار ٹیکنیکل ایجوکیشن نے آل انڈیا آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ایکٹ، 1987 کے تحت ضابطوں کے دو سیٹ بنائے۔ A.I.C.T.E. (فیسوں کے لیے ضابطے اور رہنما خطوط اور پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلے کے لیے رہنما خطوط) ضابطے، 1994 مورخہ 20 مئی 1994 اور A.I.C.T.E۔ (نئے تکنیکی ادارے شروع کرنے کے لیے منظوری، کورسز یا پروگراموں کا تعارف اور کورسز یا پروگراموں کے لیے نشستوں کی انٹیک کی گنجائش کی منظوری) ضابطے 1994 مورخہ 31 اکتوبر 1994۔ یہ ضابطے مذکورہ فیصلے میں موجود اسکیم اور ہدایات کے مطابق اور ان کو آگے بڑھانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

چونکہ درخواست گزار ادارہ خود کو مذکورہ اسکیم میں فٹ نہیں کر سکتا تھا، اس لیے اس نے حکومت مہاراشٹر اور A.I.C.T.E دونوں سے استثنیٰ اور مناسب احکامات کے لیے درخواست دی۔ درخواست یہ تھی کہ اسے اپنی موجودہ اسکیم کے مطابق جاری رکھنے کی اجازت دی جائے اور ساتھ ہی، حکومت اور کی طرف سے دی گئی پہچان اور وابستگی سے انکار یا اسے واپس نہ لیا جائے۔ چونکہ نے مذکورہ درخواست کو قبول کرنے میں ناکامی کا اظہار کیا تھا، اس لیے موجودہ رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی۔

اوپر بیان کردہ حقائق سے یہ معلوم ہوگا کہ یہ ادارہ انجینئرنگ کالج نہیں بلکہ صرف ایک پولی ٹیکنک ہے، جس کا مطلب ہے کہ بنیادی طور پر یہ کمپنی کے ملازمین کے نسبتاً نچلے درجے کے بچوں کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ یہ صرف ان ملازمین کے بچوں تک محدود ہے جنہوں نے داخلے کے متعلقہ سال کے یکم جولائی کو کم از کم پانچ سال کی تصدیق شدہ خدمت انجام دی ہے۔ داخلہ یا تعلیم دینے کے لیے کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے۔ (ہاسٹل میں داخلہ، یقیناً، ایک مختلف معاملہ ہے اور جس کے لیے چارجز عائد کیے جاتے ہیں، جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔) داخلہ خصوصی طور پر اہلیت کے امتحان میں نمبروں کے حوالے سے قابلیت کی بنیاد پر کیا جا رہا ہے۔, مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

سیکنڈری ایجوکیشن یا کسی دوسرے مساوی امتحان کے زیر اہتمام ایس ایس سی امتحان میں حاصل کردہ نمبر۔ کسی بھی بیرونی طالب علم کو داخلہ نہیں دیا جارہا ہے۔ اس کا مقصد طلباء کو کمپنی کی ضروریات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تربیت دینا اور انہیں بالآخر کمپنی کی خدمت میں اس حد تک شامل کرنا ہے جہاں تک ممکن ہو۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ جس مقصد کے لیے یہ انسٹی ٹیوٹ شروع کیا گیا ہے اور اسے برقرار رکھا جا رہا ہے اور چلایا جا رہا ہے وہ کسی بھی طرح انی کرشنن میں بیان کردہ اسکیم اور A.I.C.T.E کے ذریعے بنائے گئے ضوابط کے ذریعے حاصل کیے جانے والے بنیادی مدعاو مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ اس لیے ہم انسٹی ٹیوٹ کو اس وقت کی طرح کام کرنے کی اجازت دینے کے لیے مائل ہیں، یعنی پہلے بیان کردہ کئی شرائط کے تابع۔ دیگر تمام معاملات میں، آل انڈیا فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعے بنائے گئے ضابطے حکومت مہاراشٹر کے محکمہ تعلیم و روزگار (بشمول ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن، بمبئی کے دفتر) کے ذریعے بنائے گئے متعلقہ قواعد وضوابط، اگر کوئی ہوں، پر بھی لاگو ہوں گے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ مہاراشٹر حکومت کی طرف سے انسٹی ٹیوٹ کو شروع کرنے کی اجازت دیتے ہوئے لگائی گئی شرائط، جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، پر عمل کیا جاتا رہے گا۔ مہاراشٹر حکومت اور آل انڈیا فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ معائنہ کرے، ریکارڈ اور معلومات طلب کرے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے دیگر تمام اقدامات کرے کہ انسٹی ٹیوٹ مذکورہ بالا شرائط پر عمل پیرا ہے۔ اس مقصد کے لیے انسٹی ٹیوٹ ہر سال حکومت اور دونوں کو ان طلباء کی تفصیلات کا بیان بھیجے گا جنہوں نے داخلے کے لیے درخواست دی تھی اور جن کو داخلہ دیا گیا تھا۔ بیان میں طلباء کی مکمل تفصیلات کے ساتھ ساتھ ان کے والدین (کمپنی کی خدمت میں) کی تفصیلات، ان کی خدمات کی تفصیلات، ہر درخواست دہندہ کے ذریعہ حاصل کردہ نمبر اور ایک مربوط قابلیت فہرست اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے طلباء کی ایک علیحدہ قابلیت فہرست شامل ہو گی۔

اس کے ساتھ ہی، ہم اس بات کو یقینی بنانا چاہتے تھے کہ انسٹی ٹیوٹ ایک عوامی / خیراتی ٹرسٹ کے ذریعے چلایا جائے جیسا کہ انی کرشنن میں اسکیم کی ایک شق میں کہا گیا ہے۔ تاہم، سری وینوگوپال نے ہمیں سمجھایا کہ ابتدائی طور پر کمپنی نے مذکورہ انسٹی ٹیوٹ کو چلانے کے مقصد سے ایک ٹرسٹ قائم کیا تھا لیکن اسے مذکورہ ٹرسٹ کو ختم کرنا پڑا کیونکہ کمپنی کی طرف سے مذکورہ ٹرسٹ میں ادا کی گئی رقم کو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کمپنی تخمینہ کاری میں کٹوتی کے طور پر اجازت نہیں دی جارہی تھی۔ یہ وضاحت کی گئی ہے کہ فنانس ایکٹ، 1984 کے ذریعے انکم ٹیکس ایکٹ کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 40A میں ذیلی دفعہ (9) کے داخل ہونے کی وجہ سے (یکم اپریل 1980 سے پس منظر اثر کے ساتھ) کمپنی کی طرف سے ٹرسٹ میں ادا کی گئی رقوم کو محکمہ انکم ٹیکس کی طرف سے جائز اخراجات کے طور پر کٹوتی کے قابل نہیں ٹھہرایا گیا تھا اور اس وجہ سے ٹرسٹ کو ختم کرنا پڑا تھا۔ اس سلسلے میں حاصل ہونے والے قانون کے موقف کے بارے میں خود کو مطمئن کرنے کے لیے، ہم نے سینئر وکیل سری جسٹس رامامورتی سے درخواست کی کہ وہ ہماری مدد کریں اور ہمیں بتائیں کہ آیا کمپنی کے لیے مذکورہ انسٹی ٹیوٹ کو چلانے کے لیے قائم کردہ ٹرسٹ میں ادا کی جانے والی رقم کے لیے مکمل کٹوتی کا دعوی کرنا ممکن ہو گا یا نہیں۔ سری رامامورتی اور سری وینو گوپال نے ہمیں انکم ٹیکس ایکٹ کی متعلقہ دفعات سے گزارا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دفعہ 40A کی ذیلی دفعہ (9) کی بنا پر کمپنی کے لیے اس طرح کی مکمل کٹوتی بذریعے دعوی کرنا ممکن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ اگر مذکورہ ٹرسٹ کو دفعہ 80G کے مقصد کے لیے تسلیم کیا جاتا ہے، تب بھی کٹوتی ٹرسٹ میں ادا کی گئی رقم کے صرف پچاس فیصد تک ہو سکتی ہے۔ ان حالات میں، ہم صرف اس ادارے کے معاملے میں مذکورہ شرط کو مندرجہ ذیل مزید شرائط کے تابع کرتے ہیں، یعنی، کمپنی، اگر پہلے سے نہیں کھولی گئی ہے، تو درخواست گزار ادارے سے متعلق ایک علیحدہ کھاتہ کھولے گی۔ انسٹی ٹیوٹ پر ہونے والے تمام اخراجات اور مذکورہ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے کسی بھی دوسری رسیدوں کے ساتھ ساتھ مذکورہ رقوم کی درخواست کی تفصیلات بھی اس میں درج کی جائیں گی۔ اگر اس سلسلے میں متعلقہ قانون میں کوئی تبدیلی ہے، تو مہاراشٹر حکومت، A.I.C.T.E یا کسی دوسرے دلچسپی رکھنے والے شخص کے لیے مناسب ترمیم کے لیے اس عدالت میں درخواست دینے کا اختیار ہو گا۔

ہم سری جسٹس رامامورتی کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے خوشی سے اس معاملے میں ہماری مدد کی۔

رٹ پٹیشن کو مندرجہ بالا ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔

کوئی لاگت نہیں۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document